بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ سیلاب، طوفان و زلزلے!

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ○ قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلُ ۚ كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُشْرِكِينَ ○

''لوگوں کی بداعمالیوں کے سبب خشکی وتری میں فساد پھیل گیا تاکہ ان کے بعض کرتوتوں کا انہیں مزا چکھادے، ممکن ہے کہ وہ باز آجائیں۔ کہو، زمین میں چلو پھرو اور دیکھو کہ پہلے لوگوں کا کیا انجام ہوا؟ ان میں اکثر مشرک ہو گئے تھے''۔ [الروم:۳۱، ۴۲]

ہمارے ملک کا بڑا حصہ زلزلوں کی تباہ کاری سے پہلے ہی دوچار ہو چکا ہے اور اب موسلا دھار بارشوں، طوفانی ہواؤں اور سیلابوں نے ملک کے بیشتر حصے میں سخت تباہی پھیلا دی ہے۔ آبادیاں پانی میں ڈوبی ہوئی ہیں، فصلیں تباہ ہو چکی ہیں، بڑی تعداد میں لوگ موت سے ہمکنار ہو چکے ہیں اور لاکھوں کی تعداد میں لوگ بے گھر اور بے یار و مددگار امداد کے منتظر ہیں! اس سب کے علاوہ دنیا کے مختلف علاقوں میں کلمہ گو امت ذلت و رسوائی کا شکار ہے، ان کا خون پانی کی طرح ارزاں ہے، آبروئیں لُٹ رہی ہیں، یتیم بچے سسک رہے ہیں، بھوک و پیاس سے مر رہے ہیں! لوگ بارگاہِ ربانی میں گڑگڑا کر دعائیں بھی مانگ رہے ہیں لیکن اصل قصور سے نا آشنا ہیں۔ پھر دعائیں کیسے قبول ہوں! اللہ تعالیٰ نے سورۃ الروم کی مذکورہ صدر آیت میں واضح کر دیا کہ لوگ روئے زمین پر گھومیں پھریں صرف سیاحت کے لیے نہیں بلکہ آنکھیں کھول کر آثار قدیمہ کو دیکھیں اور عبرت حاصل کریں کہ گزشتہ قوموں کو کیوں ہلاکت سے دوچار کیا گیا۔ ان کا جرم یہ تھا کہ ان قوموں کے اکثر لوگ مشرک ہو گئے تھے۔

لہٰذا کان کھول کر سنو اور آنکھیں کھول کر دیکھو! یہ کلمہ گو اُمت بھی آج اسی جرم کے سبب اندرون ملک زلزلوں اور سیلابوں کی تباہ کاریوں میں مبتلا ہے اور بین الاقوامی سطح پر ذلت و رسوائی، خوں ریزی اور آبرو ریزی سے دوچار ہے، معیشت تباہ ہو رہی ہے، مشرق و مغرب کے بلاک دشمنوں کی حمایت میں سرگرم اور پاکستان کی تباہی کے درپے ہیں۔ سوچو تو سہی ایسا کیوں ہے؟ آخر الرحمٰن اور الرحیم کیوں ناخوش ہے؟ قوم کو پاکستان کا مطلب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ بتایا گیا تھا گویا یہاں ایک اللہ تعالیٰ کی بندگی ہوگی اور انفرادی و معاشرتی معاملات کے فیصلے قرآن و حدیث کے مطابق ہوں گے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اسی مقصد کی تکمیل کے لیے یہ ملک عطا فرمایا تھا۔ لیکن قوم نے روگردانی کی روش اپنالی، خالص اللہ کی عبادت کے بجائے بزرگوں اور اولیاء اللہ کی بندگی ہونے لگی۔ ان کو مشکل کشا، داتا و دستگیر اور غوث قرار دے کر غائبانہ مدد کے لیے پکارنے لگے۔ صلوٰۃ کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کی آیت "اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْن" (یعنی ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں) پڑھنے والے اللہ سے عہد و پیمان کر کے عہد شکنی کرتے اور غدر کرتے ہیں اور اللہ کے غضب کو بھڑکاتے ہیں! پھر پختہ قبروں کو آراستہ کر کے ان کے پھیرے لگنے لگے، ان سے اولادیں مانگی جانے لگیں اور خیر و برکت کی دعائیں ہونے لگیں۔ الغرض قبروں کے مجاور قبروں کی کمائی من و سلویٰ سمجھ کر کھانے لگے۔ قبر کی مٹی کو خاکِ شفاء اور قبر کے دھوون کو زم زم کی طرح آبِ شفاء سمجھ کر استعمال کیا جانے لگا۔ طواف کعبہ کی طرح کوئی پھیرے لگاتا ہے، کوئی سجدے کرتا ہے تو کوئی دعائیں اور مناجاتیں کرتا ہے۔ ھدی کی طرح بابا کی نذر کا بکرا یا اونٹ ساتھ آتا ہے۔ غرض ہر طرف اور ہر جگہ ان نقلی کعبوں کی دھوم مچی ہوئی ہے اور خلقت ہے کہ ٹوٹی پڑتی ہے۔ ملک مقروض ہے۔ اور گنج بخش (خزانے بخشنے والے) کے مزار پر سونے کے دروازے لگے ہوئے ہیں بلکہ اب تو جنتی دروازہ بھی ہے۔ نہ ایمان نہ تقویٰ بس ایک دفعہ جو گزر جائے، سمجھ لو جنتی ہے اور اگر دروازہ کھلنے میں دیر ہو جائے تو ہزاروں لوگ پاؤں تلے کچلے جاتے ہیں۔ سہون والے کے

عرس پر جانے کتنے ہلاک ہوتے ہیں کوئی نہیں پوچھتا ہے اور نہ سوچتا ہے کہ آخر وہاں کیا لینے جارہے تھے اور کیوں نہ ان ہستیوں نے اپنے مریدوں اور پیروکاروں کو بچایا؟ بغداد والے نے کتنوں کی حفاظت کی ہے؟ امت مشکلات میں پھنسی ہوئی ہے اور یہ مشکل کشا کیا کررہے ہیں؟ لوگو! کیا اب بھی ہوش میں نہ آؤ گے؟ سیلاب زدگان اور زلزلے کے متاثرین کی امداد زندہ لوگ کررہے ہیں یا کوئی قبر اور مزار والے کررہے ہیں۔

اب تو اللہ کی بات مان لو:

وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ۝ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَاۗءٍ ۚ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۙ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ۝

اور اللہ کے علاوہ وہ دوسری ہستیاں جن کو لوگ (حاجت روائی کے لیے) پکارتے ہیں وہ کسی چیز کی بھی خالق نہیں ہیں بلکہ خود مخلوق ہیں۔ مردہ ہیں نہ کہ زندہ اور ان کو یہ تک معلوم نہیں ہے کہ انہیں کب (دوبارہ زندہ کرکے) اٹھایا جائے گا۔ [النحل:۲۰،۲۱]

ثابت ہوا کہ نبی ﷺ اور شہداء بھی اللہ کی جنتوں میں زندہ ہیں ان قبروں میں نہیں۔ مردوں کو قبروں میں زندہ سمجھ کر پکارنا ہی تو کفر و شرک ہے اور شرک اللہ کو سخت ناپسند ہے۔ خیر القرون میں مومنوں کا تو ایک ہی نعرہ "اللہ اکبر" رہا ہے۔ پھر یہ نعرۂ رسالت، نعرۂ حیدری اور نعرۂ غوثیہ کیا یہ ایمان کے ساتھ مذاق نہیں، کیا اس سے اللہ کا قہر و غضب نہیں بھڑکے گا؟

یاد رکھو! اب اگر اللہ کا عذاب دیکھ کر بھی توبہ نہ کی اور کفر و شرک سے باز نہ آئے تو یہ زلزلے اور سیلاب آتے رہیں گے بلکہ اللہ کا زیادہ شدید عذاب تمہیں آ پکڑے گا۔ العیاذ باللہ! اللہ کا فرمان یاد رہے:۔

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓي اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ۭ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ۝

"کہو وہ اس پر قادر ہے کہ تم پر کوئی عذاب اوپر سے (بارش اور طوفان) نازل کرے یا تمہارے قدموں کے نیچے سے برپا کردے یا تمہیں گروہوں میں تقسیم کرکے ایک گروہ کو دوسرے گروہ (فرقے، مسلک، پارٹی) کی طاقت کا مزہ چکھادے" [الانعام:۶۵]

اب دیکھ لو! اللہ کے عذاب کی کون سی شکل ہے جس میں آج یہ امت جکڑی ہوئی نہیں ہے۔ کس قدر افسوس ہے کہ محراب ومنبر اور اقتدار والے سب ہی اس شرک کے محافظ ونگران بنے ہوئے ہیں اور دانشوروں کا تو کام ہی یہ ہے کہ لوگوں کے خون پر چپ سادھے طاغوتی نظریات کے ترجمان بن کر مادی مفادات سمیٹنے میں لگے رہیں۔

آیئے آگے بڑھیے اور امت کو موجودہ روش کی بدانجامی سے باخبر کیجیے۔ کیا عجب کہ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور آج کے بھٹکے ہوؤں کو ایمان خالص سے سرفراز فرما کر رنگ جہاں بدل ڈالے۔ آخر میں ہماری پکار یہ ہے کہ....

کیا کوئی ایسا ہے جو شرک کو مٹانے اور توحید خالص کو پھیلانے کے لیے ہمارا ساتھ دینے پر تیار ہو؟ اور.... کہاں ہیں وہ لوگ جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نقوش قدم کی رہنمائی میں باطل کو مٹا کر حق کے قیام کے لیے ہمارے ہمسفر بنیں؟

رابطے کے لیے

محمد حنیف

توحید سسٹ

مسجد توحید، آرجی ریلوے کالونی، توحید روڈ،
کیماڑی، کراچی، پاکستان

Post Box: 7028, Tel: 021-32850510, Fax: 021-32854484.
Web: www.emanekhalis.com, www.therealislam.net

💥افسوس!! کس قدر بے حس ہیں ہم مسلمان

📖✨اللہ رب ذوالجلال نے قرآن پاکؐ میں واضح فرمایا
ہے کہ لوگ بے خوف ہیں

💔نہ توبہ کرتے ہیں اور نہ ہی سبق حاصل کرتے ہیں

اللَّهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ، وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ، وَعَافِنَا قَبْلَ ذَلِكَ

اے اللہ! تو اپنے غضب سے ہمیں نہ مار، اپنے عذاب کے ذریعہ ہمیں ہلاک نہ کر، اور ایسے برے وقت کے آنے سے پہلے ہمیں بخش دے۔

ہندوستان میں ماتا

اور

پاکستان میں داتا

اے انسان تجھے شرک کیوں سمجھ

میں نہیں آتا ؟

سندھ حکومت نے مزار بند کر دیا ہے بابا جی سے
کسی service کی اُمید نا رکھی جائے

ایک طرف سمندری طوفان کا خطرہ تو
دوسری طرف کشمیر سوات اسلام آباد
میں زلزلے کے جھٹکے۔ہم نے اپنے اللہ
کو بہت زیادہ ناراض کر دیا ہے۔دل سے
توبہ استغفار کریں

سیلاب کئی درباروں، مزاروں اور آستانوں کو بہا کر لے گیا
مگر قبر پرستوں کے دربار والے، مزار والے بابے کچھ نہ کر سکے۔

ابھی بھی وقت ہے مان لو

مشکل کشا، حاجت روا صرف ایک اللہ ہے۔

طوفان بھیجنے والا اللہ تعالی ہے اور
اس سے بچانے والا عبداللہ شاہ غازی؟
ایسا عقیدہ رکھنے والا بنا بریک کے
جہنم میں جائے گا۔۔۔!!!

برسات کے موسم میں احتیاط کریں

ٹوٹے ہوئے تاروں سے دور رہیں اور کھمبوں کے قریب ہرگز نہ جائیں۔

اپنے بچوں کو پاور ساکٹس سے دور رکھیں۔

ننگے پاؤں یا گیلے ہاتھوں سے برقی مصنوعات کو نہ چھوئیں۔

اگر آپ بھیگے ہوئے ہیں تو گھر کی گھنٹی بجانے سے گریز کریں۔

بارش یا طوفانی موسم میں بل بورڈز، درختوں، بجلی کے کھمبوں اور ٹرانسفارمرز کے نیچے کھڑے نہ ہوں۔

سیلابی پانی میں موجود بجلی کی تنصیبات سے دور رہیں۔

بزرگ اور بچوں کا خاص خیال رکھیں۔

ٹی وی کیبل اور انٹرنیٹ تاروں سے محفوظ رہیں۔ یہ بارش کے دوران خطرے کا باعث بن سکتے ہیں۔

ابھی بھی وقت ہے ہر قسم کے شرک
سے باز آجائیں اور توبہ کرلیں۔
ایک اللہ پر ایمان لاکر اسی سے امیدیں
وابستہ رکھیں۔

اتنا پریشان ہونے کی کیا ضرورت تھی ؟ اتنا خرچہ ⚠️ کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ ایک چادر ہزار روپے والی لیتے اور عبداللہ شاہ غازی کے مزار پر چڑھا کر ان سے دعا کرتے کہ اے بابا سمندری طوفان روک دیں۔

آج کوئی بابا کا نام تک نہیں لے رہا کیونکہ سب جانتے🚫 ہیں کہ بابا کچھ نہیں کر سکتا کیونکہ بابا مردہ ہے!!!

جو کچھ کرتا ہے
اللہ کرتا ہے۔

آندھی اور تیز ہوا کے وقت مسنون دُعا!

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب تیز ہوائیں چلتیں تو رسول اللہ ﷺ یہ دُعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ خَیْرَهَا وَخَیْرَ مَا فِیْهَا وَخَیْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ
وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِیْهَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ

(صحیح مسلم :2122 باب التَّعَوُّذِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الرِّيحِ وَالْغَيْمِ وَالْفَرَحِ بِالْمَطَرِ)

"اے اللہ! میں آپ سے اس ہوا کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اُس بھلائی کا سوال کرتا ہوں جو اس میں ہے اور اُس بھلائی کا سوال کرتا ہوں جسے دے کر یہ بھیجی گئی ہے۔
اور اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں اس ہوا کے شر سے اور پناہ چاہتا ہوں اُس شر سے جو اس میں ہے اور پناہ چاہتا ہوں اُس شر سے جسے دے کر یہ بھیجی گئی ہے۔"

بارش برستے وقت کی دُعا

اَللّٰھُمَّ صَیِّبًا نَّافِعًا (صحیح البخاری:1032)

اے اللہ! اس بارش کو فائدہ مند بنا۔

بارش کے بعد کی دُعا

مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰہِ وَرَحْمَتِہٖ (صحیح البخاری:846)

ہم اللہ کے فضل اور اس کی رحمت کے ساتھ بارش سے نوازے گئے۔

ضرورت سے زیادہ بارش کے وقت دُعا

اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا اَللّٰھُمَّ عَلَی الْآکَامِ وَالْجِبَالِ
وَالْآجَامِ وَالظِّرَابِ وَالْأَوْدِیَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ

اے اللہ! ہمارے اِرد گرد بارش برسا اور ہم پر نہ برسا۔ اے اللہ! ٹیلوں، پہاڑوں، جنگلات، اُونچے میدانوں، وادیوں اور درختوں کی جڑوں میں بارش برسا۔

(صحیح البخاری:1013)